بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



صلوٰۃ الجمعۃ

مرتبہ

مبلغ اسلام

عبدالحمید

پتہ

راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلّہ شہدادکوٹ (سندھ) پاکستان

موبائل نمبر: +92-3013291314

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث کہلوانے والوں سے جب پوچھا جاتا ہے کہ تم اہلحدیث کیوں کہلواتے ہو؟ تو کہتے ہیں کہ ہم صرف حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں اس لئے ہم اہلحدیث کہلواتے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کی یہ دعویٰ سچی ہے؟ یا.....

جمعہ کے خطبہ میں سورۃ قٓ تلاوت کرنا

وَعَنْ اُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ: مَا اَخَذْتُ (قٓ. وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) اِلَّاعَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَاخَطَبَ النَّاسَ. (صحیح مسلم)

حضرت اُمِّ ہشام بنت حارثہ ابن نعمانؓ نے بتایا کہ میں نے "سورہ قٓ والقرآن المجید" رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سُن سُن کر یاد کی کیونکہ آپؐ ہر جمعہ کے خطبہ میں منبر پر اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! میں نے دیکھا ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والوں کے خطیب جمعہ کے خطبہ میں سورۃ قٓ تلاوت نہیں کرتے۔ میں نے کئی خطیب حضرات کو یہ صحیح مسلم کی حدیث بتائی کہ جب رسول اللہ ﷺ ہر جمعہ کے خطبہ میں سورۃ قٓ تلاوت کرتے تھے تو پھر آپ لوگ اس حدیث کو مان کر اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ لیکن اس کے باوجود ان لوگوں نے عمل نہیں کیا۔ کیا اسی عمل کا نام اہلحدیث ہے؟ اہلحدیث کہلوانے والے اگر اپنی اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں تو آج سے ہر جمعہ کے خطبہ میں سورۃ قٓ تلاوت کرنا شروع کر کے اپنی سچائی کا ثبوت دیں۔ ورنہ.............

جمعہ کے خطبہ کے درمیان بیٹھنا

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

(صحيح مسلم)

حضرت جابر بن سمرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دو خطبے پڑھتے تھے اور ان دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر بیٹھتے تھے اور ان دونوں خطبوں میں ہی قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کا اس حدیث پر بھی عمل نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے خود دیکھا کہ ان لوگوں کا پہلا خطبہ پونے گھنٹے کا ہوتا ہے اور دوسرے خطبہ میں صرف عربی کی چند عبارتیں پڑھتے ہیں جو کہ ایک یا دو منٹ میں پڑھ لیتے ہیں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ دونوں خطبوں میں نصیحت کیا کرتے تھے اور یہ لوگ صرف پہلے خطبہ میں نصیحت کرتے ہیں اور دوسرے خطبہ میں صرف عربی کی چند عبارتیں پڑھتے ہیں۔ دونوں خطبوں کا درمیان یوں ہوتا ہے مثلاً اگر مکمل خطبہ ۳۰ منٹ کا ہو تو پہلے ۱۵ منٹ خطبہ دینے کے بعد بیٹھنا چاہئے اور پھر کھڑے ہو کر ۱۵ منٹ دوسرا خطبہ دینا چاہیئے۔

امام کعبہ بھی اسلامی تربیت گاہ کے مرکز بیت اللہ شریف میں جمعہ کا پہلا خطبہ ۱۵ منٹ سے کم اور دوسرا خطبہ بھی ۱۵ منٹ سے کم ہی دیتے ہیں۔ جسے یقین نہ ہو تو وہ شخص براہ راست ٹیلی ویژن پر بیت اللہ شریف میں امام کعبہ کا خطبہ دیکھ کر یقین کر سکتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث پر عمل کر کے اپنے اہلحدیث ہونے کا عملی ثبوت دیتے ہیں یا نہیں؟

خطبہ میں دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا

عَنْ عُمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ رَاٰى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى لْمِنْبَرِ رَافِعًا يَّدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ

(صحیح مسلم کتاب الجمعۃ)

حضرت عمارہ بن رویبہ نے بشر بن مروان کو منبر پر خطبہ کے دوران میں دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو تباہ کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ صرف شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کا اس حدیث پر بھی عمل نہیں ہے کیونکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ ان لوگوں کے خطیب خطبہ میں دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہیں۔ یقین نہیں آتا تو آپ خود توجہ سے دیکھ لینا۔

جمعہ کے خطبہ میں سیاہ عمامہ باندھنا

حضرت عمرو بن حریثؓ نے فرمایا کہ:

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَابَ وَ عَلَيْهِ عَمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

(مشکوۃ بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلٰوةِ بحوالہ صحیح مسلم)

بیشک رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے دوران سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کے دونوں سرے آپؐ کے کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کے خطیب جمعہ کے خطبہ میں سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ کر اس حدیث مبارکہ پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ کیا یہ حدیث نہیں

ہے؟ کیا یہ سنت رسول ﷺ نہیں ہے؟

خطبہ مختصر اور نماز کو طول دینا

عَنْ وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَآئِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارٌ فَاَوْجَزَ وَ اَبْلَغَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَ اَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَ قَصْرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوْا الْخُطْبَةَ

(صحیح مسلم)

حضرت واصل بن حیان نے کہا کہ ابو وائل نے بتایا کہ خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمارؓ نے اور بہت مختصر خطبہ پڑھا اور نہایت بلیغ پڑھا۔ پھر جب حضرت عمارؓ منبر سے اترے تو ہم نے عرض کیا اے ابوالیقظان؟ تم نے بہت بلیغ خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر خطبہ پڑھا۔ اگر آپ اس خطبہ کو ذرا طویل کرتے تو بہتر ہوتا۔ تو اس کے جواب میں حضرت عمارؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز کو لمبا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے اس لئے (آپؐ نے فرمایا) تم نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ مختصر دیا کرو۔

لیکن اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث مبارکہ کے اُلٹ کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کا خطبہ کم از کم پونے گھنٹے کا ہوتا ہے اور نماز صرف چھ یا سات منٹ کی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اہلحدیث کہلوانے والے آج سے اس حدیث مبارکہ پر عمل کرکے اپنا اہلحدیث ہونے کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں یا نہیں؟ یا اہلحدیث کہلوانے کی صرف زبانی دعویٰ ہے؟ اہلحدیثوں کی نماز کی کتاب صحیح نماز نبوی کے صفحہ نمبر ۳۱۵ پر بھی یہی حکم لکھا ہوا موجود ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ کے آخر میں یہ الفاظ فرمایا کرتے تھے: اَقُوْلُ هٰذَا وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ (صحیح ابن حبان سند صحیح) لیکن اہلحدیث کہلوانے والے اس حدیث مبارکہ پر عمل نہیں کرتے بلکہ اس کی جگہ یہ لوگ یہ الفاظ پڑھتے ہیں

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

محترم قارئین کرام! آپ غور فرمائیں کہ ان لوگوں کا یہ حدیث پر عمل ہے؟ یا حدیث کی مخالفت ہے؟

نماز میں صفوں کا سیدھا کرنا

حضرت نعمان بن بشیرؓ نے فرمایا کہ:-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّیْ بِهَا الْقِدَاحَ. (صحیح بخاری، کتاب الاذان، صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو ایسا سیدھا کیا کرتے تھے گویا آپ ان کے ذریعے سے تیروں کو سیدھا کر رہے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِی الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اِسْتَوُوْا. (صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ)

حضرت ابومسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے (صفیں سیدھی کرتے وقت) ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے کہ برابر ہو جاؤ۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ صُدُوْرَنَا وَ مَنَاكِبَنَا وَيَقُوْلُ: لَاتَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ.

(ابو داؤد، کتاب الصلوٰة، حدیث ۶۶۴، نسائی و صححه ابن خزیمة، ابن حبان، ابن ماجه، اسناده صحیح)

حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف کو چلتے جاتے اور ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے صفیں ٹیڑھی نہ کرو ورنہ تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ:-

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَاقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اَخَذَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ اَخَذَهٗ بِيَسَارِهٖ فَقَالَ اعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ.

(ابوداؤد، کتاب الصلوٰة، صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰة)

بیشک رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اس لکڑی کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر (دائیں صف کی طرف) متوجہ ہوکر فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ "اپنی صفوں کو برابر کرلو" پھر اپنے بائیں ہاتھ سے لکڑی پکڑتے (اور بائیں جانب متوجہ ہوتے) اور فرماتے سیدھے کھڑے ہو جاؤ "اپنی صفوں کو برابر کرلو"۔

حضرت نعمان بن بشیر نے فرمایا کہ:-

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْ يَعْنِيْ صُفُوْفَنَا اِذَاقُمْنَا لِلصَّلٰوةِ فَاِذَا سْتَوَيْنَا كَبَّرَ. (ابو داؤد، سنده صحیح)

کہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو برابر کرتے۔ جب صفیں برابر ہوجاتیں تو پھر آپ تکبیر کہتے۔

حضرت نافعؒ نے فرمایا کہ:-

اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَاْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ فَاِذَاجَآءُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنْ قَدِاسْتَوَتْ كَبَّرَ.

(موطا امام مالک، کتاب الصلوٰة)

حضرت عمر بن خطابؓ لوگوں کو صفیں برابر کرنے کا حکم فرماتے تھے، جب وہ لوگ لوٹ کر خبر دیتے کہ صفیں برابر ہوگئیں اس وقت تکبیر کہتے۔

کیا اہلحدیث کہلوانے والوں کا ان احادیث مبارکہ پر عمل ہے؟ میں نے تو اہلحدیثوں کے کسی بھی امام کو ان حدیثوں پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حالانکہ اہلحدیث کہلوانے والوں کی کتاب صحیح نماز نبوی کے صفحہ نمبر ۲۲۸ پر یہ حدیثیں لکھی ہوئی موجود ہیں۔

جمعہ کی نماز میں کونسی سورتیں پڑھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَءُ فِيْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ بیشک نبی ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اہلحدیث کہلوانے والے کیا اس حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے

جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھتے ہیں؟ میں نے تو کسی کو بھی پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا ہاں البتہ کبھی کبھی سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ کی چند آیتیں تو پڑھتے ہوئے دیکھا ہے لیکن ان کا یہ عمل بھی حدیث کے خلاف ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو پوری سورتیں پڑھتے تھے لیکن یہ لوگ پوری سورتیں نہیں پڑھتے بلکہ چند آیات سورۃ اعلیٰ کی اور چند آیات ہی سورۃ غاشیہ کی پڑھتے ہیں کیا حدیث پر عمل کرنا اسی کا نام ہے؟

امام کا قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ (صحیح بخاری کتاب الاذان)	حضرت سمرہ بن جندبؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب نماز (فرض) پڑھا چکے تو ہماری طرف منہ کرتے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز پڑھانے کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھتے۔ اب غور اس بات پر کرنا ہے کہ مقتدی تو داہنی طرف بھی ہوتے ہیں اور بائیں طرف بھی ہوتے ہیں اور بالکل سامنے بھی ہوتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ ﷺ نماز پڑھانے کے بعد داہنی طرف والے مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھا کرتے تھے یا بائیں طرف یا بالکل سامنے یعنی قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے؟ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے حدیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّكُوْنَ	حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا کہ ہم جب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو جماعت

عَنْ يَمِيْنِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ
(صحیح مسلم و ابو داؤد)

میں آپؐ کے دائیں جانب کھڑے ہونے کو پسند کرتے (وہ اس لئے) کہ آپؐ (سلام کے بعد) اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کریں۔

(نوٹ: عالمی ادارہ، دار السلام کی شائع کردہ ابوداؤد جلد اول صفحہ نمبر ۴۸۴ پر اس حدیث مبارکہ کی لکھی ہوئی تشریح یہ ہے کہ: سلام کے بعد امام کا حالت تشہد سے پھر کر مقتدیوں کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا مسنون ہے اور اس طرح بیٹھے کہ دائیں جانب والوں کی طرف رُخ قدرے زیادہ ہو)

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا حدیثوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ امام سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اس طرح بیٹھے کہ پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو۔ اور یہ عمل جب ہی ممکن ہوگا جب امام دائیں جانب والے مقتدیوں کی طرف یا بائیں جانب منہ کر کے بیٹھے گا۔ جب کہ اہلحدیث کہلوانے والوں کے پیش امام اس حدیث مبارکہ کے خلاف عمل کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے امام دائیں یا بائیں جانب منہ کر کے نہیں بیٹھتے بلکہ قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھتے ہیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ لوگ اگر اپنی اس دعویٰ میں واقعی سچے ہیں کہ ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں تو پھر یہ حدیث مبارکہ پڑھ کر اپنا یہ عمل بھی درست کرلیں گے۔

دعا مانگتے وقت قبلہ رُخ ہونا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَ اَصْحَابُهٗ

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے جب مشرکین مکہ پر نظر ڈالی تو ان کی تعداد ایک ہزار تھی جب کہ آپؐ

ثَلاثَ مِائَةٍ وَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ (صحیح مسلم)

کے صحابہ کرامؓ کی تعداد تین سو انیس تھی (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے اپنا رُخ قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دراز کر کے اپنے رب کی بارگاہ میں دعا کرنے لگے۔

جہاں پر اب آب زم زم ہے یہاں پر ایک درخت تھا حضرت ابراہیمؑ نے اس درخت کے نیچے حضرت حاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کو بیٹھا کر واپس شام جاتے وقت:

فَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لاَ يَرَوْنَهٗ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِىْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

(صحیح بخاری کتاب بدء الخلق)

جب ابراہیمؑ اس ثنیہ پہاڑی پر پہنچے جہاں سے انہیں حضرت حاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ دکھائی نہیں دیتے تھے تو اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کیا اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی، اے اللہ میں نے اپنی ذرّیت کو تیرے محترم گھر کے قریب ایسے میدان میں چھوڑا ہے جو غیر آباد ہے۔

محترم قارئین کرام! ان دونوں حدیثوں میں بالکل وضاحت کے ساتھ لکھا ہوا موجود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے بھی دعا مانگتے وقت اپنا رُخ بیت اللہ کی طرف کیا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی دعا مانگتے وقت پہلے اپنا رُخ قبلہ کی طرف کیا لیکن اہلحدیث کہلوانے والے ان حدیثوں کی بھی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ ان لوگوں کے پیش امام قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے اور مقتدیوں کی طرف اپنا رُخ کر کے دعا مانگتے ہیں۔ اگر یقین نہیں آتا تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔

اہلحدیث کہلوانے والوں کے ہی مایہء ناز عالم محمد اقبال کیلانی کی لکھی ہوئی کتاب دعا کے مسائل کے صفحہ نمبر ۱۴۱ پر مسئلہ نمبر ۲۲ پر بھی لکھا ہوا موجود ہے کہ دعا کرتے وقت اپنا رُخ قبلہ کی طرف رکھنا چاہیئے اس کے باوجود اہلحدیث والے اس پر عمل نہیں کرتے۔

نوٹ: اہلحدیث کہلوانے والے میری لکھی ہوئی اس کتاب کو برائے مخالفت نہ سمجھیں، بلکہ میری یہ تحریر ان لوگوں کو جھنجوڑنے کے لئے ہے کہ جب آپ کی دعویٰ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی ہے تو پھر جو احادیث مبارکہ میں نے اس کتاب میں لکھی ہیں ان پر آپ عمل کیوں نہیں کرتے؟ آج سے یا تو اس کتاب میں لکھی ہوئی تمام احادیث مبارکہ پر عمل کرنا شروع کردیں یا پھر خود کو اہلحدیث کہلوانا چھوڑ دیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے، حق قبول کرنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

فقط : مبلغ اسلام: عبدالحمید

راشد لائبریری مسلم روڈ کبوہ محلہ شہدادکوٹ ضلع لاڑکانہ (سندھ) پاکستان

موبائل نمبر: 1314-329-301-92+ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۱ء